بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | اتوار ۱۶ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۱۱ نبوت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۱ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ ڈاکٹرز نے مختلف ٹسٹ لئے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

اَے میرے ربّ! میری دُعا کو قبول کر اور مجھے میری مُراد دے

مجھے پاک اور منوّر کر اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے

اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود کی متضرّعانہ دعائیں

"اَے میرے ربّ! تو اپنے فضل سے میری قوّت اور میری آنکھوں کا نور ہو جا۔ اور جو کچھ کہ میرے دل میں ہے اور میری زندگی اور موت کا قبلہ اور مجھے محبّت میں محو کر دے اور ایسی محبّت دے کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔ اے میرے ربّ میری دعا کو قبول کر اور مجھے میری مراد دے اور مجھے صاف کر اور عافیت میں لے آ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور مجھے خود چلا اور میری تائید کر اور مطابقت کر اور مجھے پاک کر اور منوّر کر اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور خود بھی سب میرا ہو جا۔ اے میرے ربّ میری طرف ہر دروازے سے آ اور ہر حجاب سے خلاصی بخش اور ہر یک شراب مجھے پلا اور نفس کے ہیجان اور اس کے جذبات کے وقت میرے لئے کافی ہو جا اور مجھے جدائی کے خطرات اور اس کی ظلمتوں سے محفوظ رکھ اور مجھے لمحہ بھر بھی نفس کی طرف جھکنے نہ دے اور مجھے اس کی بدیوں سے بچا اور مجھے اپنی طرف بلند کر اور میرے وجود کے ہر ایک ذرّہ میں داخل ہو جا اور مجھے اُن اُن لوگوں میں سے بنا جو تیرے سمندروں میں تیرتے ہیں اور تیرے انوار کے باغوں میں اُن کی چراگاہیں ہیں اور تیری قضا و قدر سے راضی ہیں۔ اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان دُوری ڈال دے۔ اے میرے ربّ تجھے تیرے فضل اور چہرے کے نور کی قسم کہ مجھے اپنا جمال دکھا اور اپنا شفّاف پانی پلا اور مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے نکال لے اور مجھے اُن لوگوں میں سے نہ بنا جو ظلمت میں اوندھے کئے گئے اور برکتوں اور روشنیوں سے دُور ہو گئے اور عقلِ ناقص کے ساتھ لوٹے۔ اور مجھے اپنے چہرہ کی خالص اطاعت اور اپنے حضور میں دائمی سجدہ عنایت فرما۔ اور مجھے ایسی ہمّت دے جس میں تیری عنایت کا چشمہ بہہ رہا ہو اور مجھے ایسی چیز دے جو تو اپنے مقبولوں میں سے صرف ایک کو دیتا ہے۔ اور مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما جو تو اپنے محبوبوں میں سے صرف ایک پر نازل کرتا ہے.....

اے میرے ربّ تو مجھے دکھا کہ تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے مُونہہ دکھا جو ایمانی شمائل رکھنے والے ہوں اور ایسے لوگ جو حکمتِ ایمانی رکھنے والے ہوں اور ایسی آنکھیں جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں اور ایسے دل جو تیرے ذکر کے وقت کانپ جانے والے ہوں اور ایسے خالص فطرت رکھنے والے جو حق اور صواب کی طرف لوٹنے والی ہو اور مجدّدوں اور قطبوں کے سائے کے پیچھے چلنے والی ہو۔" (روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۵۶ ترجمہ از عربی)

غیبت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۴۱)

خاص قسم کی ہمّت اور حوصلہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص جو مامور بن کر دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اس کو ایک خاص قسم کی ہمّت اور حوصلہ عطا کیا جاتا ہے اور عزم میں ایک بے روک حزم اور استقلال عطا کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بڑا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے کسی پر اثر نہیں ڈال سکتے۔ انسان تو ایک انسان پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ہزارہا بلکہ لاکھوں آدمیوں کو کھینچے لئے آتا ہے۔ یہاں کسی بناوٹ کی کوئی ضرورت نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۹-۵۰)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

(منیجر الفضل ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ صفر ۱۴۰۵ھ

۱۱ نبوت ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ حق پر آنیوالے مصائب میں پوشیدہ حکمتِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے اپنی بے انتہاء اور غیر محدود صفات میں سے جن صفات کا قرآن مجید میں ذکر کیا ہے ان میں سے ایک اُس کا حکیم ہونا بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے متعدد احکامات اور افعال کا ذکر کرنے کے بعد بڑی کثرت کے ساتھ اپنے الحکیم ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح اُس نے اپنے بندوں کو یہ باور کرایا ہے کہ اُس کا کوئی قول اور کوئی فعل بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ بندے اپنے محدود علم اور فہم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل میں پوشیدہ حکمت کو نہ سمجھ سکیں لیکن یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کا کوئی قول یا فعل حکمت سے خالی ہو۔ بسا اوقات بندے حکمتِ الٰہی کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں لیکن مستقبل میں رونما ہونیوالے واقعات از خود اُس حکمت کو آشکار کر دیتے ہیں۔

اُس علیم و حکیم ہستی نے اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے انہیں گمراہی سے بچانے اور انہیں ہدایت کی راہ پر چلانے کی غرض سے دنیا میں اپنے مامور مبعوث کئے۔ لیکن بندوں کو یہ اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو انہیں اور ان کی پیش کردہ ہدایت کو قبول کریں اور اگر چاہیں تو انہیں رد کر دیں۔ ادھر اپنے ماموروں پر یہ واضح کیا کہ ان کا کام لوگوں تک حق کو پہنچانا ہے۔ انہیں حق کو قبول کرنے پر مجبور کرنا یا بالجبر صداقت کی راہ پر چلانا ان کے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو انسانوں کی بھاری اکثریت نے ہمیشہ ہی غلط رنگ میں استعمال کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ ماموروں اور ان کی لائی ہوئی صداقت کو نہ صرف یہ کہ رد کیا بلکہ ان کی مخالفت کرنے اور انہیں دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا کرنے اور طرح طرح کی اذیتیں دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ خدا تعالیٰ اگر چاہتا تو لوگوں کو یک دم مامورین الٰہی کو قبول کر کے راہ حق پر گامزن ہونے کی توفیق دے دیتا اور اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ان کے ہاتھوں کوئی گزند پہنچنے نہ دیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہ چاہا بلکہ مامورین الٰہی کے مخالفوں کو ڈھیل پر ڈھیل دی کہ ان کی مخالفت کرنے اور ان کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے میں ناخنوں تک کا زور لگائیں اور اپنی طرف سے انہیں ناکام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ چنانچہ ایک بھی مامور ایسا نہ گزرا جس کا مذاق نہ اڑایا گیا ہو اور جسے خود اپنی قوم کے ہاتھوں ظلم و ستم کا نشانہ نہ بننا پڑا ہو۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے خود لوگوں کی اس روش پر افسوس کا اظہار کیا اور فرمایا:

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

(یٰسٓ آیت ۳۱)

ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو وہ اُس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور تمسخر کرنے لگتے ہیں

ہر چند کہ ان تمام تر متحدہ مخالفتوں ایذا رسانیوں اور ستم رانیوں کے باوجود بالآخر مامورین الٰہی حق کو پھیلانے اور اسے غالب کرنے میں کامیاب ہوتے رہے۔ تاہم مامورین الٰہی کے مخالفوں کو ڈھیل دینے اور اپنی مخالفت کو انتہاء تک پہنچانے کا موقعہ دینے میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ ہوتی تھی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مخالفوں کو ملنے والی ڈھیل کی وجہ سے مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانیوالوں کو ناقابل بیان مصائب برداشت کرنا پڑے۔ لیکن مخالفین کو ملنے والی یہ ڈھیل حکمت سے خالی نہ تھی۔ وہ کیا حکمت ہے؟ اس کی تفصیل ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پُرمعارف الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"جب کوئی صادق خدا کی طرف سے آتا ہے تو ..... لوگ ..... اُس کی جان اُس کے مال، اُس کی عزت و آبرو کے درپے ہو جاتے ہیں، مقدمات میں اُس کو کھینچتے ہیں۔ گورنمنٹ کو اُس سے بدظن کرتے ہیں۔ غرض ہر طرح جس طرح بھی ان سے بن پڑتا ہے اور تکلیف پہنچا سکتے ہیں (اس میں) اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ ہر پہلو سے اس کا استیصال کرنے پر آمادہ اور ہر ایک کمان سے اُس پر تیر مارنے کو کمربستہ ہوتے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ذبح کر دیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے قیمہ کر دیں .....

(باقی صفحہ ۷ پر)

دُعا

حضورِ دوست اگر باریاب ہو جاؤں
بہ کائناتِ وفا کامیاب ہو جاؤں

جو اُس کی آنکھ اٹھے لمحہ بھر مری جانب
اگرچہ ذرہ ہوں پر آفتاب ہو جاؤں

کرے وہ منتخب گر اپنے واسطے مجھ کو
جہانِ عشق میں، میں انتخاب ہو جاؤں

بچوں میں دیدۂ مشکل پسندِ دوست میں گر
کسی کی چشمِ فسوں گر کا خواب ہو جاؤں

پیامِ دوست سنوں میں بصد نشاط و سرور
اور اس پہ فخر سے کیوں کامیاب ہو جاؤں

فیوضِ احمدِ مختار سے ترے قسمت
بہ لطفِ دوست۔ اگر فیض یاب ہو جاؤں

بہ فیضِ میرزا مجھ میں یہ انقلاب آئے
بہ شہرِ عشق ہمہ انقلاب ہو جاؤں

فغان و گریۂ شب سے بہ لطفِ یارِ ازل
دعائے آخرِ شب کا جواب ہو جاؤں

جھکوں بہ آخرِ شب میں بہ انکسار و نیاز
حضورِ دوست میں چشمِ پُرآب ہو جاؤں

دلِ صفا میں مرے نفرتوں سے نفرت ہو
میں نفرتوں کا محبت جواب ہو جاؤں

زہے نشاط کسی کے کرم سے میں محمودؔ
حضورِ دوست اگر باریاب ہو جاؤں

(مرزا محمود احمد (بلاتوی) دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلام

ایک پاکیزہ اور برکتوں والی دعا!

(مکرم منور الدین صاحب - احمد نگر)

قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف زندگی کا مقصد بیان فرمایا ہے بلکہ زندگی گزارنے کے اصول وضوابط اور معاشرتی زندگی کے طور طریقوں کی بھی وضاحت فرمائی ہے۔ اور معاشرتی زندگی کے آداب بھی انسان کو سکھائے ہیں۔ انہی آداب میں سے ایک ادب سلام کرنا ہے۔ یعنی جب انسان ایک دوسرے کو ملے تو سب سے پہلے سلام کرے۔

سلام کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یوں حکم ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

(النور: ۲۸)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ اور (داخل ہونے سے پہلے) اُن گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لیے اچھا ہوگا اور اس (فعل) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے۔

پھر فرمایا:۔

فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ (النور - ۶۲)

ترجمہ:۔ پس جب گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔

پھر ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ (النساء: ۸۷)

ترجمہ:۔ اور جب تمہیں کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا (کم سے کم) اسی کو لوٹا دو۔

ان آیات قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاں سلام کرنیکا حکم دیا ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ سلام کرنا تمہارے لیے بہتر ہے وہ اس لیے کہ سلام کے الفاظ دعائیہ ہیں اور اپنے اندر بہت سی برکتیں لیے ہوئے ہیں۔ پس ایسی دعا جو اپنے اندر برکتیں رکھتی ہو وہ سراسر انسان کے لیے خیر کا ہی موجب ہوا کرتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جو کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن کے مطابق تھی۔ ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے آپؐ کے نقشِ قدم پر چل کر ہی ہم دین دنیا میں کامیاب وکامران ہو سکتے ہیں۔ آپؐ نے سلام کے بارے میں بہت تلقین فرمائی ہے اور اس کو رواج دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس ضمن میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے سلام کے فوائد اور اس کی اہمیت اور فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

بہترین عمل

سلام کرنا ان اعمال میں سے ایک ہے جن کو نبی کریمؐ نے بہترین عمل قرار دیا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بہترین اعمال کے بارے میں آپؐ سے دریافت کیا۔ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَىٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

(متفق علیہ)

ترجمہ:۔ آپؐ نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا اس شخص کو جس سے تو آشنا ہو اور اس کو بھی جو تیرا آشنا نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَىٰ أُولٰئِكَ نَفَرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

(متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان سے فرمایا کہ جاؤ۔ اور اس جماعت کو سلام کرو اور وہ فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے اور سنو وہ تم کو کیا جواب دیتی ہے، وہ جو جواب دے وہ تیرا اور تیری اولاد کا جواب ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے کہا "السلام علیکم" فرشتوں نے جواب میں کہا کہ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" چنانچہ انہوں نے ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا۔

محبت بڑھانے کا ذریعہ

ملنے والے سے سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا ایسا عمل ہے جس کے نتیجہ میں ایمان بھی کامل ہوتا ہے اور محبت بھی بڑھتی ہے اور کدورتیں اور کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّىٰ تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ"

(مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے، جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا جب تک آپس میں محبت نہ کرو کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ سلام کو رواج دو۔ یعنی آشنا، ناآشنا سب کو سلام کرو۔ (مسلم)

سلام کرنا ایک نیکی ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عِشْرُونَ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "ثَلَاثُونَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا آپؐ نے اس کا جواب دے دیا پھر وہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھی گئیں، پھر دوسرا شخص آیا، اور اس نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا پھر آپ نے اس کا بھی جواب دے دیا۔ چنانچہ وہ شخص بھی بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس شخص کے لیے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے آکر عرض کی کہ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"، آپؐ نے جواب دیا اور وہ بھی بیٹھ گیا آپؐ نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ابوداؤد - ترمذی)

آنحضرتؐ کا طریق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہؓ کو کسی کام کرنے کا حکم فرماتے تو سب سے پہلے خود اس پر عمل کرتے اور احسن طریق پر اس کام کو سرانجام فرماتے۔ آپؐ نے سلام کو جہاں رواج دیا وہاں خود عملی طور پر اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا۔ احادیث میں آتا ہے۔

وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ

يُسَلِّمُ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:- حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں مذکور ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ میں سے آپ کا حصہ رکھ دیا کرتے تھے آپ رات کو تشریف لاتے۔ پھر آپ اس طریقہ سے سلام کرتے جو کہ سونے والوں کو تو بیدار نہ کرتا لیکن بیدار حضرات اس کو سن لیتے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور حسب دستور سلام کیا۔

قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ

جو انسان ملتے وقت سلام میں پہل کرتا ہے وہ لوگوں میں بھی اپنا ایک مقام بنا لیتا ہے اور خدا کے ہاں بھی مقرب کہلاتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ"

(ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت سے نزدیک ترین وہ شخص ہے جو لوگوں میں سب سے پہلے سلام کرے۔

سلام کہنے کے آداب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ" "وَالصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ" (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار سلام کرے پیدل چلنے والے کو، اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

بار بار سلام کرنیکا استحباب

وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ"

(ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے پھر اگر کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے، پھر ملاقات ہو تو پھر اس کو سلام کرے۔

سلام برکت کا باعث ہے

قرآن کریم نے سلام کو خیر اور برکت کا موجب قرار دیا ہے اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سلام کو برکت کا باعث قرار دیا ہے

حضرت انسؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا:

"یَا بُنَیَّ، اِذَا دَخَلْتَ عَلَی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَکُنْ بَرَکَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ"

(ترمذی)

ترجمہ:- اے بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو سلام کرو یہ سلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا باعث ہوگا۔

بچوں کو سلام کہنے کے بارے میں ارشاد

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ وَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهُ

(متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور ان کو سلام کیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

مجالس میں سلام کرنیکے آداب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ فَلْیُسَلِّمْ، فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ"

(ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے، تو چاہیئے کہ سلام کرے اور پھر جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو بھی سلام کرے اس لیے کہ پہلا سلام دوسرے (اور آخری) سلام سے بہتر نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیویوں کیساتھ حسن سلوک

مرسلہ۔ مکرم منیر الدین احمد صاحب۔ انچارج شعبہ تربیت ناظرہ مرکزیہ ربوہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ:- جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

تشریح:- اس حدیث میں بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی جو تاکید کی گئی ہے۔ وہ ظاہر و عیاں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیوی کے ساتھ خاوند کے حسن سلوک کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے خدا اور اس کے رسولؐ کو تو مان لیا۔ اور ایمان کی نعمت سے بھی متمتع ہو گئے لیکن حقوق العباد کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ تمہارے اُن اعمال کو بھی دیکھے گا۔ جو تم خدا کے بندوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بجالاتے ہو۔ اور ان اعمال میں بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو (دین حق) میں بہت نمایاں درجہ حاصل ہے۔ حتیٰ کہ تم میں سے خدا کی نظر میں بہتر انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔ لیکن چونکہ ہر شخص اپنے سلوک کو بزعم خود اچھا قرار دے سکتا ہے اس لئے اس امکانی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اچھے سلوک کا معیار تمہارا کوئی خود تراشیدہ قانون نہیں ہوگا۔ بلکہ اس معاملہ میں میرے نمونہ کو دیکھا جائے گا۔ کیونکہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

اس ارشاد کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ..... عورتوں کے ازدواجی حقوق کو اتنے اعلیٰ معیار پر قائم فرما دیا ہے کہ وقتی رنجشوں کو چھوڑ کر جو بعض اوقات اچھے سے اچھے گھر میں بھی ہو جاتی ہیں۔ کوئی شریف بیوی کسی نیک شخص کے گھر میں دکھ کی زندگی میں مبتلا نہیں ہو سکتی۔ اور حق یہ ہے کہ اگر عورت کو خاوند کی طرف سے سکھ حاصل ہو تو وہ دنیا کی ہر دوسری تکلیف کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور اس سُکھ کے مقابلہ میں کسی شریف عورت کے نزدیک دنیا کی کوئی اور نعمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن اگر ایک عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا سلوک اچھا نہیں تو خاوند کی دولت بھی اس کے لئے لعنت ہے اور خاوند کی عزت بھی اس کے لئے لعنت ہے اور خاوند کی صحت بھی اس کے لئے لعنت ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کی قدر صرف خاوند کی محبت اور گھر کی سکینت کے میدان میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد گھروں کی چار دیواری کو جنت بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ عورت بھی خاوند کی فرمانبرداری اور اس کی محبت کی قدردان ہو۔ اور پھر خاوند بیوی کے اس اتحاد کا اثر لازماً ان کی اولاد پر بھی پڑتا ہے اور اس طرح آج کی برکت گویا ایک دائمی برکت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔

یہ وہ سبق ہے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس ملک میں اور اس قوم کے درمیان رہتے ہوئے دیا جس میں عورت عموماً ایک جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی اور پھر اس حکم کو دو ایسی باتوں کے ساتھ مربوط کر دیا جن کے بلند معیار تک آج کی بظاہر ترقی یافتہ اقوام بھی نہیں پہنچ سکیں اور نہ کبھی پہنچ سکیں گی۔ کیونکہ ان دو باتوں کے ساتھ مل کر عورت کے ساتھ حسن سلوک کا حکم اس ارفع مقام کو حاصل کر لیتا ہے جس کے اوپر اس میدان میں کوئی اور بلندی نہیں۔ یہ دو باتیں ہمارے آقا کے الفاظ خَیْرُکُمْ

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی سائنس اور قرآن مجید!

(مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ)

بظاہر ہمارے ارد گرد ہر چیز مادی ہے۔ اس لئے ایک عام انسان کی سوچ اور تصور مادیت تک محدود ہے جونہی کسی نئی چیز کا علم ہمیں ہوتا ہے اس کی ایک تصویر ہمارے ذہن میں بن جاتی ہے اور چونکہ ہمارا سارا ماحول مادی اشیاء سے بھرا پڑا ہے اور ہم خود بھی ایک مادی وجود ہیں اس لئے وہ تصویر کسی مادی چیز کی ہی ہو سکتی ہے پھر جب ہم کسی چیز کے متعلق بات کرتے ہیں تو اس کی مثال اور تشبیہ اسی مادی ماحول کی کسی ایسی چیز سے دیتے ہیں جس سے ہمارا مخاطب اچھی طرح سے واقف ہوتا ہے۔

ان سطور میں ایک ایسی ہی چیز کے متعلق کچھ بتانا مقصود ہے جس سے ہر ایک اچھی طرح واقف ہے۔ لیکن وہ چیز ایسی ہے جس کا تعلق براہ راست مادیت سے نہیں بلکہ اس طاقت سے ہے جس کے بل بوتے پر ساری مادیت سرگرم عمل ہے۔ وہ غیر مرئی طاقت روح ہے۔

جب کوئی موجد کوئی ایجاد منظر عام پر لاتا ہے تو وہ اس کے ساتھ ایک "گائیڈ بک" بھی لکھتا ہے جس میں اس کی تخلیق کی تمام جزئیات سے متعلق مکمل معلومات درج ہوتی ہیں۔ اصل مقصد اس کتاب کا یہ ہوتا ہے کہ اس ایجاد سے فائدہ اٹھانے والے اس کے بارے میں مکمل واقفیت رکھتے ہوں۔ یا جب اس مشین میں کوئی نقص واقع ہو تو اس کو دور کرنے میں مدد ملے۔

یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں اور ہم خود یعنی انسان اپنے خالق کی بے نظیر ایجاد ہیں۔ اور ہمارا یہ ایمان کامل ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اس کی ذات کی طرح بے مثل و مانند اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس نے ایک گائیڈ بک اپنی اس ایجاد اور تخلیق کو سمجھنے اور فائدہ اٹھانے کے لئے نازل فرمائی اور اس نے اپنی گائیڈ بک کا نام بھی بہت ہی پیارا اور منفرد رکھا یعنی "قرآن کریم"!

اس گائیڈ بک کو دوسری گائیڈ بکس کے مقابلہ میں بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو خرابیاں اور نقائص انسان کی بداعمالیوں کی وجہ سے کارخانۂ حیات میں پیدا ہونے ممکن تھے انہیں نہایت وضاحت کے ساتھ مفصل درج کر دیا۔ انسان کی لکھی ہوئی گائیڈ بک یہ تو بتا سکتی ہے کہ اگر یہ نقص پیدا ہو تو اس کو اس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بتانے سے قاصر رہتی ہے۔ کہ فلاں وقت اس مشین میں فلاں نقص یا خرابی پیدا ہو گی اور اس کی وجہ یہ ہو گی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے لامحدود اور بے انتہا علم کی بناء پر اپنی نازل کردہ گائیڈ بک میں نہ صرف انسان کی اپنی پیدا کردہ خرابیوں کا علاج بتا دیا بلکہ ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی کہ فلاں وقت میں انسان یہ خرابی پیدا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہو گی اور اسے یوں دور کرنا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کا کارخانۂ حیات کو خدا تعالیٰ نے بہت پہلے سے بنا رکھا ہے لیکن گائیڈ بک بعد میں لکھی اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ گائیڈ بک اس وقت لکھی جاتی ہے جب مشین بالکل مکمل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم کو عین اس وقت نازل فرمایا جب وہ اپنی ایجاد کو ہر طرح سے مکمل کر چکا۔ ہاں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم سے قبل کوئی گائیڈ بک انسان کو نہیں دی وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ اس کے صحیفے نازل ہوتے رہے اور جب انسانی ذہن ارتقاء کی منازل طے کر کے اس مقام پر آن پہنچا کہ وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات سے استفادہ کر سکے تو خدا کی مکمل ہدایت اپنی پوری شان کے ساتھ آ نازل ہوئی اگر ابتداء میں ہی یہ کتاب انسان کے ہاتھوں میں تھما دی جاتی تو انسان کی حالت اس بچے کی سی ہوتی جو پڑھتا تو پرائمری سکول میں ہو اور اپنے بستے میں ایم اے کی کتاب ڈال کر خوش ہوتا پھرے۔

اس گائیڈ بک کے فضائل میں سے ایک اور فضیلت یہ ہے کہ یہ کتاب انسان کو بتاتی ہے کہ اگر تم ان ہدایات پر کاربند رہو گے اور فلاں قسم کا ایندھن مشین میں ڈالو گے اور ایندھن کی فلاں فلاں قسم کے استعمال سے گریز کرو گے تو مشین میں کوئی نقص پیدا ہی نہیں ہو گا۔

خدا تعالیٰ کی حکمت نے اس کتاب کے ساتھ ساتھ ایسے انجینئرز کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ جنہیں وہ خود ہی سکھاتا ہے اور ٹریننگ دے کر ان تمام نقائص سے آگاہ کرتا ہے۔ جونہی وہ محسوس کرتا ہے کہ اب کوئی نقص مشین میں پیدا ہونے والا ہے تو وہ ایک انجینئر کو یہ بتا کر بھیج دیتا ہے کہ فلاں نقص پیدا ہو رہا ہے اور اس کا حل یہ ہے اور گائیڈ بک کے فلاں حصے میں درج ہے۔

مادہ روح کی بناء پر ہی کچھ کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نازل کردہ گائیڈ بک کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ وہ براہ راست مادے سے نہیں بلکہ روح سے اپنا تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ مادہ کچھ چیز نہیں جب تک اس میں روح نہ ہو۔ انسان بھی تو ایک مادی وجود ہے اور اس کا سارا دارومدار روح پر ہے اور روح نکل جانے کے بعد مادی وجود فضول اور بے کار چیز بن کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے انسانی روح کو سنوارنے کا انتظام بھی فرما دیا اور جب روح صحیح و سالم ہو گی تو مادی وجود خود بخود صحیح کام کریگا۔

آج کا انسان جو اپنے آپ کو بہت مہذب اور ترقی یافتہ گمان کرتا ہے اور اس زعم میں مبتلا ہے کہ میں نے اپنے علم کو بہت وسیع کر لیا ہے۔ اس کی تمام تحقیقات، اس کے تجربے، اس کے مشاہدے بالکل وہی نتائج پیدا کر رہے ہیں جو آج سے بہت پہلے صانع کائنات نے اپنی گائیڈ بک میں بیان فرما دیا ہے۔ ساری کائنات اس لائحہ عمل کے مطابق چل رہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

پس تمام انسانوں کی تمام تر فلاح و بہبود اسی میں ہے کہ وہ اس گائیڈ بک کو اپنا لائحہ عمل بنا لیں جو انہیں تمام مسائل کا حل بتا سکتی ہے اور تمام مصائب و مشکلات سے نجات دلا سکتی ہے۔ اگر آج بھی اپنی راہیں قرآن و سنت کی روشنی میں متعین کر لی جائیں تو یقیناً دین حق کی فتح و نصرت کی منزل قریب سے قریب تر ہو جائے گی۔

خدا تعالیٰ کا کلام ہر طرح سے کامل ہے اور زمان و مکان کی تمام قیود سے بکلی آزاد ہے۔ یہ آج کے انسان کے لئے بھی اسی طرح ہدایت و رہنمائی ہے۔ جس طرح چودہ سو برس قبل یہ تمام جہانوں کے لئے مشعل راہ تھا۔ ضرورت صرف یقین محکم اور ایمان غیر متزلزل پیدا کرنے کی ہے۔

و باللہ التوفیق۔

صف دوم کے معلمین کی چودھویں کلاس

ہر جماعت کا ایک یا ایک سے زائد فرد جو کچھ لکھا پڑھا ہو اپنے آپکو پیش کرے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی ہدایات فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۱۵ر جنوری ۱۹۸۵ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس میں بھجوائیں۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو اور کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۴ء تک مع کوائف نام مع ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کرے گا۔ بستر اپنا لانا ہو گا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثانی اثنین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

-: بنی سعید فیکٹری ایریا ربوہ :-

خالق کائنات نے جن مقدس ہستیوں کو اس حسن و خوبی سے سنوارا کہ شریعت محمدیہ کا بارگراں اپنے دوش پر اٹھالیں ان میں سے ایک عظیم ہستی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی ہے جن کے فضائل و خصائل اس قدر ہیں کہ رسول اللہ نے ان کی شان گرامی کو تمام شانوں سے الگ کر دیا اور انہیں خاص اپنی ذات کے لئے مخصوص فرمالیا۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا مقام خاص سرور دو عالمؐ کی نظر میں کیا تھا۔ اس کا اندازہ حدیث مبارکہ کے مقدس ارشادات سے ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"اے لوگو کیا تم میرے دوست کو چھوڑنا چاہتے ہو؟ واقعہ یہ ہے کہ جب میں نے یہ کہا کہ میں خدائے ذوالجلال کا رسول ہوں تو تم نے مجھے جھٹلا دیا۔ مگر اس وقت ابوبکر صدیق رضؓ ہی نے میری تصدیق کی۔"

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے فضائل اس قدر ہیں کہ وہ شمار میں نہیں لائے جاسکتے۔ قاضی عیاض رضؓ نے شفا میں اور قسطلانیؒ نے مواہب میں لکھا ہے کہ سید المرسلینؐ ایک دفعہ صحابہ کرام رضؓ میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "انسان کی بہترین خصلتیں ۳۶ ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں سے ایک اسے عطا فرما دیتا ہے جو اسے جنت میں لے جاتی ہے" اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جو اس محفل میں موجود تھے عرض کی۔

"یا رسول اللہ! کیا ان میں سے مجھ میں بھی کوئی موجود ہے" رسول کریم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر رضؓ! تجھ میں وہ سب موجود ہیں۔"

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی دو صفات بہت نمایاں تھیں۔ پہلی یہ کہ آپ رضؓ رسول کریم سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ اور دوسری صفت درحقیقت پہلی صفت ہی کی مکمل تفسیر ہے وہ یہ کہ آپ رضؓ اپنے مال اور اپنی جان سے رسولؐ خدا کی خاطر داری پاسداری اور جاں نثاری کرتے۔

حضرت ابوبکر رضؓ میں موجود ان صفات کے باعث رسول کریمؐ سب سے زیادہ محبت آپ ہی سے کرتے تھے۔ اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ محبت رسولؐ دراصل تمام طاعتوں کی طاعت اور روح عبادت ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضورؐ کی نظر میں اس درجہ محترم و محبوب تھے کہ اس وصف میں ان کا کوئی شریک نہ تھا۔ اس قرب و اعزاز کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات ابدی صداقتوں کی حامل تھی۔ آپ رضؓ نے ہر موقع پر رسول اللہؐ کے لئے ایثار نفس کیا۔ دین و دنیا کی ہر آزمائش میں پورے اترے۔ آپ رضؓ کے خمیر میں ایثار و وفا سکون قلبی و ذہنی اور عزم و استقلال شامل تھے۔

آپ رضؓ کے انہی اوصاف اور سب سے بڑھ کر رسول اللہؐ کی محبت و دلبستگی اور کفر و شرک کی قوتوں سے بے زاری نے آپ رضؓ کو ثانی اثنین بنایا۔ اسی وجہ سے آپ رضؓ کو صدیق کے لقب سے یاد کیا گیا۔ اسی محبت کی وجہ سے آپ رضؓ کو رسول اللہؐ کی دائمی رفاقت نصیب ہوئی۔

سیدنا حضرت ابوبکر رضؓ کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رضؓ رسول اللہؐ کی ہر خبر کی تصدیق فرماتے۔ اس وصف میں آپ رضؓ کو سب پر سبقت حاصل تھی۔

ایک دفعہ حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ "آپؐ کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب و محترم شخصیت کون سی ہے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ابوبکر رضؓ" اسی طرح ایک اور موقع پر رسول کریم نے ارشاد فرمایا۔ "اگر میرے لئے یہ ممکن ہوتا کہ میں امت میں سے کسی شخص کو خلیل بنا سکتا تو یقیناً اس کے لئے ابوبکر رضؓ کا انتخاب کرتا۔"

سرکار دو عالمؐ کے دربار میں آپ رضؓ کو اتنی قدر و منزلت حاصل تھی کہ کفار بھی رسول اللہؐ کے بعد آپ رضؓ ہی کو پوچھتے تھے۔ یہ فضیلت اور برتری آپ رضؓ کے علاوہ کسی اور کو نصیب نہ تھی۔ صحابہ رضؓ کرام رسول کریمؐ کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھتے۔ اور اگر ابوبکر رضؓ حاضر نہ ہوتے تو حضورؐ کے داہنی طرف مخصوص جگہ آپ رضؓ کے لئے خالی رہتی تھی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صحابہ کرام رضؓ سے مخاطب ہوتے تو اپنا رخ سیدنا حضرت ابوبکر رضؓ ہی کی طرف فرماتے۔ اور اپنے کلام کا مخاطب آپ رضؓ ہی کو ٹھہراتے رسولؐ کریم حضرت ابوبکر رضؓ کو اس قدر پسند فرماتے تھے کہ صحابہ رضؓ کرام کو آپ رضؓ کا احترام کرنے کی تاکید فرماتے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابو درداء رضؓ راستے میں حضرت ابوبکر رضؓ سے آگے آگے چلنے لگے اس پر حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا "تو اس سے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے" اس پر ابو درداء رضؓ نے عرض کی "یا رسولؐ اللہ! کیا ابوبکر مجھ سے بہتر ہے؟" تو آپؐ نے فرمایا "ہاں اور تمام اہل مکہ سے، تمام اہل مدینہ سے۔ آسمان نے سایہ نہ کیا کسی ایسے پر، زمین نے نہ اٹھایا کسی ایسے کو جو انبیاء اور مرسلین کے بعد ابوبکر رضؓ سے بہتر ہو۔"

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت ابوبکر رضؓ ہی تھے جن کی ذات اس وقت اہل ایمان کے لئے تسلی و تشفی کا باعث بنی کیونکہ اول تو کوئی بھی رسول اللہؐ کی وفات پر یقین ہی نہ کرتا تھا۔ دوسرا یہ کہ صحابہ کرام رضؓ غم کی انتہائی کیفیت سے دوچار تھے۔ حضرت عمر رضؓ تلوار سونت کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا "اگر کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہؐ کا وصال ہوگیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔" اسی طرح حضرت عثمان رضؓ پر بار بار غشی طاری ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن حضرت ابوبکر رضؓ نے نہایت تحمل مزاجی اور صبر سے کام لیا۔ اور تمام لوگوں کو جمع کر کے فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

ترجمہ یعنی محمدؐ صرف ایک رسول ہیں اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔

پھر فرمایا سنو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو تمہارے نبی کریمؐ نے جو دعائیں تمہارے لئے کیں اور بشارتیں دی ہیں تم اس کے مستحق ہو گے اگر خدا کی راہ پر قائم اور دین سے وابستہ رہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے اسے کوئی بھی راہ پہ نہیں لا سکتا اور جسے وہ معاف کرے اسے کوئی عذاب نہیں دے سکتا۔ اس کی اعانت سے محروم ہونے پہ تباہی لازم ہے۔ جسے وہ کامیابی بخشے وہ کامیاب اور جسے وہ خود سے دور کر دے وہ گم کردہ راہ ہے۔ توحید قبول کرنے کے بغیر دنیا کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔ اور آخرت میں گناہوں کے عوض کوئی ہدیہ اور بدل قبول نہ کیا جائے گا۔"

یہ تھی حضرت ابوبکر رضؓ کی بطل جلیل شخصیت جن کا نقش رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ یہ سب اسی کے عشق کی بدولت تھا جو آپ رضؓ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدرجہ اتم تھا۔

۷ر جمادی الثانی ۱۳ھ کو آپ رضؓ بخار میں مبتلا ہوئے اور ۶۳ سال کی عمر میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ منگل کو مغرب اور عشاء کے درمیان آپ رضؓ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(بقیہ حسن سلوک)

خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ

کے مطابق یہ ہیں کہ:-

اول:- عورت کے ساتھ خاوند کا حسن سلوک صرف ضروری ہی نہیں ہے بلکہ دراصل حقوق العباد کے میدان میں مرد کا یہی وصف خدا کی نظر میں مرد کے درجہ اور مقام کا حقیقی پیمانہ ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ سلوک میں بہتر ہے وہی خدا کی نظر میں بہتر ہے۔

دوم:- اس حسن سلوک کا معیار کسی شخص کی ذاتی رائے پر مبنی نہیں ہے (کیونکہ اپنے منہ سے تو ہر شخص اپنے آپ کو اچھا کہہ سکتا ہے) بلکہ اس کا معیار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اسوہ ہے۔ پس صرف وہی سلوک اچھا سمجھا جائے گا۔ جو اس پاک اسوہ کے مطابق ٹھیک اترے گا۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۷۸ تا ۸۰)

درخواستہائے دعا

- میرے ماموں مکرم ملک سلطان احمد صاحب آف کنری بعارضہ قلب صاحب فراش ہیں۔ بفضل خدا پہلے سے افاقہ ہے۔ مکمل شفایابی کے لیے درمندانہ درخواست دعا ہے۔
(والدہ ابا سط ملک۔ جہلم)

- میرے بھائی مکرم بشیر سیفی صاحب ایک ناگہانی افتاد کا شکار ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو اس مشکل سے رہائی بخشے آمین (سید مبشر حسین خوشنویس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

(ان صبر آزما حالات سے) اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ صادق کا ایک معجزہ ظاہر کرے کہ باوجود اس قسم کی ممانعت کے اور دشمن کے تیر و تبر چلانے کے صادق بچایا جاتا ہے اور اسکی روز افزوں ترقی کی جاتی ہے۔ خدا کا ہاتھ اسے بچاتا اور اسے شاداب و سرسبز کرتا ہے۔ خدا کی غیرت نہیں چاہتی کہ کاذب کو بھی اس معجزہ میں شریک کرے۔ اسی واسطے اس کی طرف سے دنیا کے دلوں کو یہ پروا کر دیتا ہے۔ گویا اس جھوٹے کی کسی کو پروا نہیں ہوتی۔ اس کا وجود دلوں کو تحریک نہیں دے سکتا۔"

(الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۳ء)

مامورین الٰہی اور ان کے متبعین پر آنے والے مصائب میں حکمت یہ پوشیدہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے مخالفین پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ جنہیں تم ناکام اور صفحہ ہستی سے نابود کرنا چاہتے ہو یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ انہیں میری تائید و حمایت اور حفاظت حاصل ہے۔ تم انہیں تکلیفیں دے سکتے ہو۔ ان کی راہ میں کانٹے بچھا سکتے ہو اور ان کے کام میں روڑے اٹکا سکتے ہو لیکن انہیں ان کے مقصد میں ناکام نہیں کر سکتے۔ میں ان کی حفاظت کرتا اور انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کرتا چلا جاؤں گا۔ مخالفت کے طوفانوں میں بھی سعید روحیں ان کے نمونہ سے متاثر ہو کر کشاں کشاں حق کی طرف آ رہی ہوتی ہیں۔ یہ تائید و نصرت اپنی ذات میں ایک عظیم الشان معجزہ ہوتی ہے اور یہ معجزہ ہی اہل حق کی کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔ اسی لئے اہل حق مخالفت کے طوفانوں اور بظاہر اذیت ناک حالات میں سے گزرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے مخفی تصرفات اور تائیدی نشانات کے ظہور پر اپنے رب کے حضور اس کا شکر بجا لا رہے ہوتے ہیں اور اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کی متضرعانہ دعائیں قبول کر کے جلد وہ دن لے آئے گا کہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ بچشم خود دیکھیں گے اور وہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے حمد کے ترانے گا گا کر زمین اور اس کی فضاؤں کو اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس سے بھر دیں گے۔

اعلان دار القضاء

مکرم منیر الرحمٰن صاحب محلہ باب الابواب ربوہ کی درخواست ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۳۴، ۳۵ باب الابواب والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے۔ میرے علاوہ درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

۱۔ سکینہ بیگم بیوہ مرحوم ۲۔ محمدی بی بی بیوہ مرحوم ۳۔ سعید احمد۔ ۴۔ بشیر احمد خالد ۵۔ نصیر الرحمٰن (۶) لطیف الرحمٰن ۷۔ شریف الرحمٰن ۸۔ رفیق الرحمٰن پسران مرحوم۔ ۹۔ سعیدہ بیگم دختر مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا مرحوم کے تمام ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کرنے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے

(ناظم دار القضاء)

درخواستہائے دعا

• خاک راقم نومبر ۱۹۸۴ء سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار چلا آتا ہے۔ دورہ شدید ہے۔ علاج جاری ہے مگر ابھی تک خاص فرق نہیں ہو رہا۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ خاک راقم کی جلد از جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(ڈاکٹر اللہ داد خان علوی عرائض نویس۔ ربوہ)

• خاک راقم کے بہنوئی برادرم مکرم شیخ غلام احمد صاحب آف بہاول نگر دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم احمد ورائٹی سٹور رحمت بازار۔ ربوہ)

وٹہ کی شادی

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ

(دین) نے اس قسم کی شادی کو ناپسند کیا ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی دوسرے شخص کے لڑکے کو اس شرط پر دے کہ اس کے بدلے میں وہ بھی اپنی لڑکی اس کے لڑکے کو دے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود ... نے فرمایا ہے کہ طرفین کے فیصلے الگ الگ اوقات میں ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کو لڑکی دینے کی شرط پر ہوئے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔"

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۲۶)

(مرسلہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد)

تقریب شادی

عزیزم محمود احمد سنوری ابن محمد احمد قمر سنوری کا نکاح عزیزہ زاہدہ پروین بنت میاں حمید الدین صاحب ساکن مہدی پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مکرم محمد ادریس صاحب شاہد مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۲۴/۱۰/۸۴ کو پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اگلے روز ۲۵/۱۰/۸۴ کو اپنے مکان واقع ۲۷ پیری روڈ سیالکوٹ دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس شادی کے دونوں خاندانوں کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد قمر سنوری دار الصدر شمالی ربوہ)

ثواب حاصل کرنے میں مسابقت کی روح

ہر احمدی کو تحریک جدید کے میدان میں سیدنا حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) کا یہ قیمتی سبق یاد ہوگا کہ نیکی میں جس قدر جلدی کی جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

اگر کسی جماعت کو وعدہ جات کے مطبوعہ فارم نہیں ملے تو وہ سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات بھجوا دیں تا وہ سبقت کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ وعدہ جات ارسال کرتے وقت دفتر اول، دوم، سوم کی تخصیص ضرور کر دی جائے۔

(وکیل اعمال اوّل)

پتے درکار ہیں

۱۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد علی صاحب سابقہ پتہ ساکن وہ لابینی۔ P.O بشیر آباد براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد وصیت ۱۲۰۱۷۔

۲۔ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ حیدر علی صاحب B.A سابقہ پتہ کراچی اور کچھ عرصہ سرگودھا میں بھی رہے ہیں۔ وصیت ۱۲۱۳۵۔

۳۔ مکرم عمر خطاب صاحب ولد نواب خان صاحب وصیت ۱۲۸۲۷ سابقہ پتہ ڈھب ضلع ہزارہ کچھ عرصہ سنگاپور میں بھی رہے ہیں۔

۴۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ منشی محمد احمد سابقہ پتہ مکان ۵ محمد عمر روڈ پرانی انارکلی لاہور ۱۲۰۰۷۔

۵۔ صادقہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں عبدالحمید صاحب فاروقی سابقہ پتہ مکان ۱۶ بھگوان سٹریٹ (پام سٹریٹ) لاہور ۱۲۴۶۴۔

اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر کو مطلع کریں۔

"مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا" (القصص: ۸۵)

جو شخص پسندیدہ عمل کرے اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرینکفورٹ میں لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

۹۰ خواتین اور ۶۰ بچے شامل ہوئے شرکاء میں ۸ جرمن خواتین شامل تھیں

لجنہ اماء اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۷ جولائی ۱۹۸۴ء کو بیت النور فرینکفورٹ میں منعقد ہوا جس میں ۹۰ خواتین جس میں آٹھ جرمن عورتیں بھی شامل ہیں اور ۶۰ بچوں نے شرکت کی۔ محترمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ مہمان خصوصی تھیں۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ محترمہ زاہدہ جاوید صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے عہد دہرایا اور دعا کی جس کے بعد مجالس کی رپورٹ پیش کی گئی اور بعد میں ناصرات کی سالانہ رپورٹ پیش ہوئی۔ بعدہ مقابلہ جات شروع ہوئے۔ پہلے حفظ قرآن کا مقابلہ ہوا جس میں محترمہ زاہدہ جاوید صاحبہ، محترمہ فوزیہ شمس صاحبہ اور محترمہ صفیہ شمس صاحبہ نے بالترتیب اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ حفظ قرآن کے بعد مقابلہ نظم خوانی ہوا جس میں بالترتیب محترمہ زاہدہ جاوید، صفیہ چیمہ اور باصرہ باجوہ و عذرا عباس نے اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ ان مقابلہ جات کے بعد محترمہ منیرہ مسرت صاحبہ نے "مذہب آداب سکھاتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

مقابلے میں محترمہ صبیحہ ملک صاحبہ، محترمہ طاہرہ ہاشمی صاحبہ اور محترمہ عذرا متین صاحبہ نے بالترتیب اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔

انگریزی تقریری مقابلے کے بعد اردو تقریری مقابلہ ہوا جس میں منصفین کے فرائض محترمہ بشریٰ داؤد بیگم صاحبہ۔ محترمہ بشریٰ باسمہ صاحبہ اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے انجام دیئے۔ اس مقابلہ میں محترمہ فوزیہ شمس صاحبہ، محترمہ زبیدہ نسیم صاحبہ اور محترمہ رضیہ وسیم صاحبہ اول دوم اور سوم قرار پائیں۔ ان مقابلہ جات کے علاوہ بیت بازی دینی معلومات کے مقابلہ جات بھی ہوئے اسی طرح نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں لجنات نے بہت جوش اور ولولے سے شرکت کی۔ لجنہ کی مجالس کے مقابلہ میں مرکزی حلقہ اول اور بورن ہائم دوم قرار پایا۔ اس سال کی بہترین ممبرات کو بھی انعامات دیئے گئے۔ دعا کے بعد اجتماع اختتام کو پہنچا۔

(سیکرٹری لجنات بیرون)

بدظنی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کفر اختیار کیا اور بعض تو خدا تعالیٰ کے وجود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۴۶)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

جماعت احمدیہ جاپان کے وعدہ جات تحریک جدید میں نمایاں اضافہ

مکرم مولوی مغفور احمد منیب صاحب امیر و مربی انچارج جاپان نے اطلاع دی ہے کہ تحریک جدید کے نئے سال کے لئے احباب و خواتین نے ۹۰۰,۸۵ ین کے وعدے پیش کئے ہیں جبکہ گذشتہ سال یہ وعدے ۹۶,۰۰۰ ین کے تھے۔ اور اس طرح اضافہ سینتالیس فیصد ہے الحمد للہ۔ معاونین خصوصی صف اول (۱۰۰ پونڈ سے زائد) میں تین مجاہدوں نے اور صف دوم (۵۰ پونڈ سے زائد) میں بارہ مجاہدوں نے شمولیت کی سعادت پائی ہے ثم الحمد للہ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمت و قربانی کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران صاحبان اپنے زیر کفالت افراد کی تفصیل سے صیغہ ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں اور اس امر کی بھی تصدیق فرمائیں کہ کوئی بچہ برسر روزگار یا شادی شدہ نہیں ہے۔ نیز اپنے مکمل ایڈریس سے بھی مطلع فرمائیں۔ جن پنشنران کی طرف سے یہ کوائف موصول نہ ہوئے انہیں واجبات کی ادائیگی نہیں ہو سکے گی

(محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

"خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ"

(ترمذی)

دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بخل اور دوسری بدخلقی۔

بیرون ملک خریداروں کیلئے یاددہانی

بیرون ملک جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم اپنا چندہ سالانہ یا ششماہی جلد از جلد بھجوا دیں۔ ایسے دوستوں کو انفرادی طور پر بھی یاددہانی کروائی جا رہی ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

وقف جدید اور احمدی بچے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث چندہ وقف جدید کے متعلق اپنی ایک خواہش بیان فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ (وقف جدید۔ ناقل) کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنی جیب خرچ میں سے تھوڑی رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔"

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے انیس احمد فاروق حال مغربی جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نجمہ بنت مکرم عبد القیوم صاحب کھوکھر دارالصدر شمالی پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر یکم نومبر ۱۹۸۴ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے البیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لیے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے۔

(نور احمد عابد۔ ۸/ شوکت منزل دارالصدر شمالی ربوہ)

مغل جنرل سٹور
سستی عمدہ اور معیاری اشیاء کی خریداری کے لیے تشریف لائیں۔ (کاچھو پورہ چوک لاہور)

ضرورت ڈرائیور
ملتان کے ایک احمدی دوست کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ عمر قریباً ۴۰ سال ہو۔ سنگل رہائش تنخواہ بالمشافہ۔ امیر یا صدر کی تصدیق لائیں۔ انٹرویو کے لیے کوئی خرچہ نہیں دیا جائے گا۔
(محمد انیس الرحمٰن شاہد مربی سلسلہ 294/3 گلگشت کالونی ملتان)